تعارف وتبصرہ

کتب سابقہ میں سید المرسلین سے متعلق بشارتیں ڈاکٹر مقصود احمد

ناشر: ادارہ توازن، ۴۵۴، نیاپورہ، مالیگاؤں (مہاراشٹر) صفحات: ۲۳۴، قیمت -/۲۰۰ روپے

متاخرین علمائے اسلام میں جن حضرات نے سید المرسلین حضرت محمد ﷺ سے متعلق بائبل کی بشارتوں کا تذکرہ کیا ہے ان میں اہم ترین نام مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ کا ہے۔ ان کی شہرۂ آفاق تصنیف 'اظہار الحق' ہے، جس کا تحقیقی ترجمہ مولانا مفتی محمد تقی عثمانی نے کیا ہے۔ یہ ترجمہ اصلاً تو تین جلدوں میں ہے، لیکن مزید ایک جلد میں مترجم کے افادات اور اضافے نیز بائبل کی تصحیف پر تنقیدات ہیں۔ دوسری کتاب، جس میں رسول اکرم ﷺ سے متعلق بشارتوں کے سلسلے میں پوری بائبل کا استقصاء کرنے کی کوشش کی گئی ہے، وہ قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ کی 'رحمۃ للعالمین' ہے۔ تیسرے نمبر پر یہ مواد سرسید مرحوم کی کتاب 'خطبات احمدیہ' میں ملتا ہے۔ اس کے علاوہ مولانا عبدالحق حقانیؒ نے اپنی 'تفسیر حقانی' میں، مولانا مودودیؒ نے 'تفسیر تفہیم القرآن' میں، مولانا امین احسن اصلاحیؒ نے 'تفسیر تدبر قرآن' میں، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ نے 'قصص القرآن' میں، علامہ شبلیؒ اور مولانا سید سلیمان ندویؒ نے 'سیرۃ النبی کی جلد اول وسوم میں، مولانا مودودیؒ نے 'سیرت سرور عالم' (یہ مولانا مودودی کی، سیرت سے متعلق تحریروں کا مجموعہ ہے) میں اور مولانا مناظر احسن گیلانیؒ نے 'النبی الخاتم' میں بھی اس موضوع پر خاصا مواد پیش کیا ہے۔ مولانا عبدالماجد دریابادیؒ نے بھی اپنی انگریزی تفسیر میں بشارات نبویؐ پر گفتگو فرمائی ہے۔☆

زیرِ نظر کتاب کے مصنف ڈاکٹر مقصود احمد نے ان تمام کتب سے استفادہ کیا ہے۔ انھوں نے کوشش کی ہے کہ اصل (original) حوالوں سے استناد کریں۔ اگر کہیں ثانوی حوالوں سے سابقہ پڑا ہے تو کوشش کی ہے کہ اصل سے اس کا تقابل کرلیں۔ اختلافِ نسخ مخطوطات کا

☆ تحقیقات اسلامی، جنوری۔ مارچ ۱۹۸۲ء میں ڈاکٹر محمد ذکی سابق استاذ شعبۂ تاریخ، مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ کا ایک مقالہ بہ عنوان 'وہ نبی۔ جس کا انتظار تھا' شائع ہوا تھا۔ اس میں بھی بائبل کی بشارات نبوی سے بحث کی گئی ہے۔ (رضی الاسلام)

ایک اہم پہلو ہوا کرتا ہے، لیکن بائبل کے معاملہ میں تو یہ تمام ہی محققین کا اہم عنوان رہا ہے۔ مصنف نے اس موضوع پر تفصیل سے کلام کیا ہے اور اس ذیل میں اردو، عربی اور انگریزی بائبل کے ترجمے ان کے پیش نظر رہے ہیں۔ چونکہ بائبل کے ترجموں کو بھی بائبل ہی کہا جاتا ہے اس لیے ہر تحریف اور ہر تبدیلی بائبل بن جاتی ہے۔ انھوں نے ان اختلافات کو بیان کرتے ہوئے واضح کر دیا ہے کہ ایک ہی پیشین گوئی کو مختلف مترجمین نے کس طرح اپنے اپنے طور پر پیش کیا ہے۔

فاضل مصنف نے بشارات نبوی پر مفصل گفتگو کرنے کے لیے تین ابواب قائم کیے ہیں۔ باب اول میں عہد نامہ قدیم (Old Testament) کی بشارتیں ہیں۔ باب دوم میں انجیل برنا باس (جسے عیسائی علماء نے الحاقی قرار دے کر رد کر دیا ہے) میں درج بشارتوں کا ذکر ہے۔ تیسرے باب میں وہ بشارتیں ہیں جو عہد نامہ جدید (New Testament) میں پائی جاتی ہیں۔ اس کے بعد تعلیقات و حواشی ہیں، جن میں اعلام، جغرافیہ، تاریخ، اختلافات ترجمہ ولغات اور مسلم محققین کی آراء کو نتیجہ خیز طریق سے یکجا کر دیا گیا ہے۔

کتاب کے مقدمہ میں مؤلف نے بتایا ہے کہ عہد نبوی میں یہود مدینہ کے تین گروہ تھے۔ ایک وہ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آخری نبی سمجھتا تھا۔ دوسرا گروہ وہ تھا جو یہ سمجھتا تھا کہ نبوت بنی اسرائیل کے لیے خاص ہے۔ تیسرا گروہ نبوت کا تسلسل اور اس کی عمومیت کا قائل تھا۔ اسی گروہ کے علماء رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے۔ موصوف نے اس تحقیق میں مولانا مجیب اللہ ندویؒ کی تصنیف 'اہل کتاب صحابہ و تابعین' سے فائدہ اٹھایا ہے۔ ان کے حوالہ سے انھوں نے رسول گرامی ﷺ کی زندگی میں ان پیشین گوئیوں سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرنے والوں کی ایک فہرست دی ہے۔ اس میں خصوصیت کے ساتھ نجاشی اور اس کے بیٹے کا تذکرہ ہے، جس کا جہاز سمندر کے تھپیڑوں کی نذر ہو گیا تھا اور وہ اور اس کے ساتھی صحابیت کے شرف سے محروم رہ گئے تھے۔

آسمانی کتابوں کی پیشین گوئیاں ناموں کے ساتھ نہیں، بلکہ علامتوں کے ساتھ ہوا کرتی ہیں۔ اسی لیے عیسائی حضرات ان پیشین گوئیوں کا مصداق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو

ٹھہراتے ہیں، لیکن سیاق وسباق سے ان کی تاویلات کی قلعی کھل جاتی ہے۔

مصنف نے کتاب کے باب اول میں عہد نامہ قدیم کی کتاب پیدائش سے ۳ حوالے اور کتاب استثناء سے ۵ حوالے نقل کیے ہیں۔ کتاب پیدائش کے تینوں حوالے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام اور ان کی ذریت سے متعلق ہیں۔ ان بشارتوں میں حضرت ہاجرہ سے یہ بات صاف طور سے کہی گئی ہے کہ اللہ ان کی نسل سے ایک بڑی قوم پیدا کرے گا، جو صاحب جاہ ومملکت ہوگی اور اس کا امتیازی قانون بھی ہوگا۔ یہ بات تقریباً تمام علمائے بائبل کو تسلیم ہے۔

کتاب استثناء سے منقول بشارتوں میں سے دو بشارتیں بہت اہم ہیں۔ ان پر تمام ہی علمائے اسلام نے قابل قدر اور مفصل بحثیں کی ہیں اور ان کا مصداق حضرت محمد ﷺ کو ٹھہرایا ہے۔ یہ بشارتیں اس طرح ہیں: 'خداوند تیرا خدا تیرے لیے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اس کی سننا' (استثناء: ۱۸/۱۵)۔ 'میں ان کے لیے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا' (استثناء: ۱۸/۱۸)۔ کتاب استثناء کی ان بشارتوں کو جمع کر کے علمائے اسلام نے ان کے رسول اکرم ﷺ پر منطبق ہونے کے بارے میں کم از کم دس دلائل دیے ہیں اور حضرات موسیٰ ومحمد علیہما السلام والتسلیم کے درمیان کم از کم بیس مشترک اقدار کی نشان دہی کی ہے۔ یہ دلائل مولانا کیرانوی، سرسید اور قاضی سلیمان منصور پوری نے دیے ہیں۔

کتاب استثناء کے باب ۳۳ کی آیت نمبر ۲ میں ہے: 'خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر آشکار ہوا۔ وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا اور لاکھوں قدوسیوں (کیتھولک بائبل میں ۱۰ ہزار کی تعداد ہے، جو فتح مکہ کے شرکاء کی تعداد کے مماثل ہے) میں سے آیا۔ اس کے داہنے ہاتھ میں آسمانی شریعت تھی'۔ سینا، شعیر اور فاران کی نسبت حضرات موسیٰ، عیسیٰ اور محمد علیہم السلام کی طرف ہونے پر علمائے اسلام نے جو دلائل دئے ہیں ان میں عیسائیوں کے اس دعویٰ کا رد بھی شامل ہے جو انہوں نے 'فاران' کے بیت المقدس میں واقع ہونے پر دیے ہیں۔ یہ

تمام تر دلائل بائبل ہی سے ماخوذ ہیں۔

زبور (Psalms) حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف منسوب ۱۵۰ مزامیر (نغموں) کا ایک مجموعہ ہے۔ ان میں سے مزمور نمبر ۴۵ اور مزمور نمبر ۱۴۹ کا مصداق حضور اکرم ﷺ کے علاوہ اور کوئی دوسرا نہیں ہوسکتا۔ ان کے علاوہ مزمور نمبر ۸۴ میں بھی تین آیتیں (آیات ۴ تا ۶) اسی سے تعلق رکھتی ہیں۔ مؤلف نے زبور کے درج بالا مزامیر میں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں جو اشارات پائے جاتے ہیں انہیں 'اظہار الحق' کے اردو ترجمہ کی مدد سے متعین کرنے کی کوشش کی ہے۔

بائبل میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف تین صحیفے منسوب ہیں: (۱) امثال (۲) واعظ (۳) غزل الغزلات۔ مؤلف نے ان میں سے آخری صحیفہ 'غزل الغزلات' (۵:۱۰ تا ۱۶) میں سے ایک پیشین گوئی سرسیدؒ کی تصنیف 'خطبات احمدیہ' کے حوالہ سے نقل کی ہے۔ یہ پیشین گوئی غزل الغزلات میں انہی الفاظ میں موجود ہے، لیکن حضور اکرم ﷺ کا اسم گرامی، جو اسم علم ہے، جہاں آیا ہے اسے الگ الگ زبانوں اور الگ الگ اڈیشنوں میں مختلف الفاظ سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔ سرسیدؒ نے اس پیشین گوئی میں عبرانی عبارت بھی نقل کی ہے، جس میں 'محمدیم' کا لفظ صاف طور پر موجود ہے۔ اسم علم کا ترجمہ کرنا عبارت کے ساتھ خیانت کا ارتکاب کرنا ہے، لیکن عیسائی علماء کے نزدیک یہ کار ثواب ہے۔ اس پیشین گوئی کی تفصیل میں جاتے ہوئے مؤلف نے 'پرانوں' کے بھی حوالے دئے ہیں اور اصل سنسکرت کے الفاظ نقل کیے ہیں، جن میں 'محمدؐ' کا نام صاف طور سے موجود ہے۔ بائبل کی کتاب 'یسعیاہ' سے موصوف نے آٹھ بشارتیں نقل کی ہیں۔ ان بشارتوں پر سرسیدؒ، قاضی سلیمانؒ اور مولانا کیرانویؒ نے مفصل بحثیں کی ہیں۔

بائبل کی کتاب یسعیاہ اس لحاظ سے بہت اہم ہے کہ مذکورہ واضح پیشین گوئیوں کے علاوہ باب ۲۱ میں مہاجرین اور جنگ بدر کی طرف اشارہ ہے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد 'قیدار' اور 'تیما' کا نام بھی آیا ہے، نیز باب نمبر ۶۰ میں ہجرت کی طرف اشارہ ہے۔ ایسے ہی باب نمبر ۵۴ میں حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام نیز ان کی اولاد کو برکت سے

مالا مال کرنے کے علاوہ مکہ مکرمہ کی طرف بھی اشارہ ہے۔

کتاب 'یرمیاہ' کے باب ۴۹ کی آیات ۲۸ و ۲۹ میں مکہ اور اطرافِ مکہ میں بسنے والے آل اسمٰعیلؑ کی طرف اشارہ ہے۔ یہ بشارت 'رحمۃ للعالمین' سے نقل کی گئی ہے۔

کتاب 'دانیال'، کتاب 'حبقّوق'، کتاب 'حجّی' اور کتاب 'ملاکی' سے مؤلف نے پانچ بشارتیں نقل کی ہیں ('حجّی' سے دو اور بقیہ سے ایک ایک)۔ ان میں سے 'دانیال' کی بشارت کی زیادہ اہمیت ہے، کیونکہ یہ ایک ایسے خواب کے بیان پر مشتمل ہے جسے بادشاہ بخت نصر دیکھنے کے بعد بھول جاتا ہے۔ دانیال نبی علیہ السلام اسے خواب یاد دلاتے ہیں اور اس کی تعبیر بھی بتاتے ہیں۔ اس بشارت کو مسلمان علماء نے رسول اکرم ﷺ سے متعلق بتایا ہے۔ اسی طرح حبقّوق کی بشارت میں 'مدیان' کا لفظ استعمال ہوا ہے، جسے مسلمان علماء مکہ والوں پر چسپاں کرتے ہیں۔ ان بشارتوں پر سرسیدؒ اور قاضی سلیمان منصور پوریؒ نے تفصیل سے کلام کیا ہے۔

ڈاکٹر مقصود احمد نے انجیل برناباس کی بشارتوں کے لیے بھی ایک علحدہ باب قائم کیا ہے، کیونکہ یہ انجیل مروجہ اناجیل اربعہ کے برخلاف عقیدۂ توحید کی توثیق کرنے کے علاوہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کو حضرت محمد ﷺ کا مبشّر قرار دیتی ہے۔ مؤلف کتاب نے اس انجیل کے بارے میں مولانا مودودیؒ کی تحقیق اپنے اضافات کے ساتھ مختصراً حاشیہ میں نقل کی ہے۔

انجیل برناباس میں بشارات نبوی کے تعلق سے بہت مواد ہے، لیکن ڈاکٹر صاحب نے صرف دس اقتباسات نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے، جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود کو صرف بنی اسرائیل کا نبی اور اپنے بعد آنے والے نبی (حضرت محمد ﷺ) کو پوری دنیائے انسانیت کا نبی قرار دیا ہے۔ انھوں نے حضرت مسیحؑ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ 'میں اس لائق نہیں کہ خدا کے اس رسول کی جرابوں کے بند یا جوتیوں کے تسمے کھول سکوں ....(وہ) مجھ سے پہلے بنایا گیا اور میرے بعد آئے گا'۔ اس انجیل میں رسول ﷺ کا اسم گرامی 'محمدؐ' بار بار آیا ہے، جو کتب سابقہ کی بشارات کے اصولوں کے خلاف ہے، اس لیے فاضل مؤلف نے اس اسم علم کے بارے میں مولانا مودودیؒ کی ایک مفصل توضیح پیش کی ہے۔ اس انجیل میں حضرت آدم علیہ السلام کی قبولیتِ توبہ کے ذیل میں دوبار کلمۂ طیبہ کا اقرار ہے۔ ان بشارتوں میں یہ بھی

موجود ہے کہ 'وہ نبی' جس کی بشارت حضرت عیسیٰؑ دے رہے ہیں، آخری نبی ہوگا۔ اس کے بعد دعوائے نبوت کرنے والے 'جھوٹے نبی' ہوں گے۔

عہد نامہ جدید (New Testament) کی بشارتوں میں مؤلف کتاب نے پہلے 'اناجیل اربعہ' متیٰ، مرقس، لوقا اور یوحنا کی بشارتوں کو لیا ہے، جن میں مرقس (Mark) اور لوقا (Luke) کی بشارتیں بہت مختصر ہیں، البتہ متیٰ (Mathew) اور یوحنا (John) کی بشارتوں پر مفصل کلام ہے۔ انجیل متیٰ میں زیادہ تر حضرت یسعیاہ علیہ السلام کی بشاروں کے حوالہ سے گفتگو ہے، لیکن انجیل یوحنا میں کئی نکتے ہیں۔ مثلاً حضرت الیاس علیہ السلام (Elijah) اور حضرت یحییٰ علیہ السلام (John) کی تقدیم و تاخیر پر گفتگو، 'وہ نبی' (آنحضرتؐ) کے تسمیہ پر کلام اور اسم 'احمد' (اسم علم) کا ترجمہ کر دینے پر گفتگو وغیرہ۔

اناجیل اربعہ کے بعد مؤلف نے کتاب 'اعمال' (Acts) کی ایک بشارت نقل کی ہے۔ اس کے بعد 'عہد نامہ جدید' کی آخری دو کتابوں 'یہوداہ کا عام خط' (Jude) اور 'مکاشفہ یوحنا' (Revelations) کی بشارتوں پر گفتگو کی ہے۔ یہوداہ کے خط میں حنوک (Enoch)، جنہیں مسلمانوں میں حضرت ادریس علیہ السلام کے نام سے جانا جاتا ہے، کی ایک بشارت ہے، جس میں لکھا ہے کہ 'خداوند اپنے لاکھوں مقدسوں کے ساتھ آیا'۔ یہ تعداد مختلف زبانوں اور مختلف فرقوں کی بائبل میں مختلف ہے۔ کیتھولک کے انگریزی ترجمہ میں بجائے 'لاکھوں' کے 'دس ہزار کا عدد لکھا ہوا ہے، جو فتح مکہ کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ کے رفقاء کی تعداد کے مماثل ہے۔ اگر لاکھوں کے عدد کو اختیار کیا جائے تو یہ عدد حجۃ الوداع پر صادق آئے گا۔

'مکاشفہ یوحنا' عہد نامہ جدید کا آخری صحیفہ ہے۔ مؤلف نے اس سے دو بشارتیں نقل کی ہیں۔ ان میں سے ایک اسی بشارت کے مثل ہے جو 'امثال سلیمان' کے تحت گزر چکی ہے۔ دوسری بشارت اس سے بھی زیادہ واضح ہے۔ 'سفید گھوڑے کا سوار'، 'راستی کے ساتھ'، 'انصاف کرنے والا' ....وغیرہ۔ یہ تمام صفات صرف رسول گرامی ﷺ کے اوپر بتمامہٖ صادق آتی ہیں۔ فاضل مؤلف نے اس جامع الصفات قبا کو حضرت محمد ﷺ کے اوپر راست